دُنیا

دغا ہے، مکر ہے، دھوکہ ہے شان و شوکتِ دُنیا
ندامت ہے، خسارہ ہے، مآلِ اُلفتِ دُنیا
بہت دلکش، نہایت ہی حسیں ہے صورتِ دُنیا
فساد و قتل و خوں، ظلم و سِتم ہے سیرتِ دُنیا
خدا سے اِس قدر ہی دُور ہو جاتا ہے وُہ انساں
جس انساں کو میسّر جس قدر ہے قُربتِ دُنیا
وُہ جنّت کی کسی نعمت کی بُو تک بھی نہ پائے گا
غذائے رُوح جس کی بن گئی ہو، عشرتِ دُنیا
نہ ملتا گھونٹ اک پانی کا اس دُنیا میں کافر کو
خُدا کے ہاں جو ہوتی کچُھ بھی قدر و قیمتِ دُنیا
نہیں عابد وُہ یادِ حق سے جو غافل ہُوا دم بھر
نہیں زاہد وُہ جس کے قلب میں ہے رغبتِ دُنیا
ترے اعمال دیں گے ساتھ تیرا راہِ عقبیٰ میں،
یہ دُنیا ہی میں رہ جائے گی عاجزؔ دولتِ دُنیا